Fikr-o-Nasar (Islamabad) 4:10 (1967)

اسلامی تحقیقات کے مقاصد

پروفیسر خواجہ مسعود

رابطہ عالم اسلامی کے وفد کی تشریف آوری کے موقع پر ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے سی بی کالج راولپنڈی برائے خواتین میں ایک مذاکرہ ہوا تھا، جس کی صدارت رابطہ کے سیکرٹری جنرل جناب شیخ محمّد سرور الصبان نے فرمائی۔ پروفیسر خواجہ مسعود گارڈن کالج راولپنڈی صدر ایجوکیٹرز کلب نے ادارۂ تحقیقات اسلامی کا تعارف کراتے ہوئے اس زمانے میں اسلامی تحقیقات کے کیا مقاصد ہونے چاہئیں اور ملّتِ اسلامیہ موجودہ نازک حالات میں اسلامی تحقیقات کے اداروں سے کیا توقعات رکھتی ہے، اس بارے میں انگریزی زبان میں تقریر کی تھی، جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔ (مدیر)

میں نہیں جانتا کہ مجھے ادارہ تحقیقات اسلامی کا تعارف کرانے کی خدمت کیوں سپرد کی گئی ہے۔ میں نہ تو علوم اسلامیہ کا فاضل ہوں اور نہ میرا ادارہ کے تحقیقاتی کاموں سے قریب کا تعلق رہا ہے۔ مجھے یہ خدمت سونپنے کا یہی ایک سبب ہو سکتا ہے کہ میں ریاضیات کا طالب علم ہوں۔ اس لئے مجھے معروضیت پسند اور شخصیات اور جذبات پرستی سے بالاتر ہونا ہوگا۔ ہم مسلمان اغلب طور پر جذبات کی طرف کھنچ جاتے ہیں اور وہ امور جن کا تعلق ہمارے معتقدات سے ہو، ان کے بارے میں بڑی آسانی سے ہیجان خیز خطابت کے اثر میں بہہ جاتے ہیں۔ صدیوں کے غیر استدلالی رجحان کی خواب غفلت نے ہم سے توانائی، قوت تخلیق اور قوت محرکہ سلب کر لی ہے۔ صدر ایوب

نے اسلامی تاریخ پر تبصرہ کرتے ہوئے بالکل بجا کہا ہے :

"دنیا کے ہر حصے میں مسلمان قومیں سب سے زیادہ پس ماندہ اور سب سے زیادہ تعلیم سے عاری ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ اسلامی ثقافت سو کر اپنی ابتدائی حرکیت گنوا بیٹھی۔ اور اس کی جگہ پہلے کے بنے ہوئے راستہ پر چلنے، سطحیت اور توہم پرستی کو اس نے اپنا لیا۔ مسلمانوں نے اپنی طویل تاریخ کے دوران جو بادشاہتیں اور تخت و تاج کھوئے، وہ آزاد اور متجسس ذہن کی بادشاہت سے جو انھوں نے فکری جمود کے ہاتھوں کھوئی، بہت ہی کم اہم ہیں۔"

ادارۂ تحقیقات اسلامی کا عظیم تاریخی کردار یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے غیر استدلالی رجحان کی نیند سے بیدار کرے، ان کے فکری جمود کو توڑے، ان کو بنے ہوئے راستے پر چلنے کی دلدل سے نکالے، توہم پرستی کی بھول بھلیوں میں سے ایک نئی راہ وضع کرے۔ اور اس طرح اسلامی ثقافت کو اُس کی پہلی حرکی روح سے بہرہ ور کرے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی جولائی ۱۹۶۰ء کو اس مقصد کے تحت وجود میں لایا گیا تھا۔

۱۔ یہ ادارہ اسلامی تحقیقات کرے گا۔

۲۔ مسلم معاشرے کی صحیح اسلامی بنیادوں پر تشکیل نو میں مدد دینے کے لئے اسلامی تعلیم کا انتظام کرے گا۔

تحقیقات کے حسب ذیل اصول ہوں گے :۔

(۱) اسلام کے بنیادی اصولوں کی عقلی اور وسیع الخیال طریقے سے تشریح۔

(۲) جدید علم کے سیاق و سباق میں اسلام کی تعلیمات کی تعبیر۔

(۳) رواداری، معاشرتی انصاف اور عالمی اخوت کے بارے میں اسلام کی قدروں پر زور۔

(۴) علم و فکر، سائنس اور ثقافت میں اسلام نے جو کارنامے سر انجام دیئے ہیں، اُن کو شائع کرنا۔

جب اسلامی تہذیب اپنے عروج پر تھی، تو روحِ اسلام اور زمانے کے تقاضوں میں کوئی تصادم نہیں پایا جاتا تھا۔ اس کے برعکس ان دونوں میں پوری ہم آہنگی تھی۔ اب ہم اپنے معاشرے کے مذہبی اور غیر مذہبی طبقوں میں ایک خلیج حائل دیکھتے ہیں۔ ابھی حال میں عالمی محفل قراءت کو مخاطب کرتے ہوئے صدر مملکت نے اس خلیج کی طرف خاص طور سے اشارہ کیا ہے۔ ایک طرف ہم "علم کے پھٹ پڑنے" کے شاندار مظہر سے دوچار ہیں اور سائنس ٹیکنالوجی اور انسانی عقل بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے راسخ العقیدہ مذہبی علماء ہیں جو "علم کے پھٹ پڑنے" کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس طرح مذہبی اور غیر مذہبی طبقوں کے درمیان کی یہ خلیج برابر

وسیع ہو رہی ہے۔ اور ایک وقت آئے گا کہ اسے پاٹنا ناممکن ہو جائے گا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی اس خلیج کو پاٹنے کی خدمت ایک تو جدید صنعتی زندگی کے تقاضوں اور چیلنجوں کے سیاق و سباق میں اسلام کی تعبیر نو کر کے اور دوسرے ایسے اہل علم کو جو بیک وقت جدید علوم میں بھی عبور رکھتے ہوں اور اسلامی علوم میں بھی ان کو پورا رسوخ ہو، تربیت دے کر کر رہا ہے۔

دنیائے اسلام مقدر سے دوچار ہو رہی ہے۔ وہ اصلاح و احیاء کے لئے پر تولے کھڑی ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اس کے لئے راہ ہموار کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

اسلام ایمان اور عمل میں کسی بھی قسم کی خلیج کو ناپسند کرتا ہے۔ عمل کے بغیر ایمان بے ثمر ہوتا ہے اور اگر ایمان نہ ہو، تو عمل اندھا ہے۔ جب تک مسلمانوں نے ایمان اور عمل کو پوری طرح باہم مربوط رکھا، وہ برابر ترقی کرتے گئے، اور جب دونوں میں ربط ٹوٹ گیا، ہم منافقت اور موقع پرستی کے شکار ہو گئے۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی حق کہہ کر خواہ وہ اصلاح و ترقی کی مخالف قوتوں کے لئے کتنا بھی تلخ ہو، ایمان اور عمل کے درمیان کی آخری کڑی کو بحال کرنا چاہتا ہے۔ جب ہم دوسرے مذاہب کا جائزہ لیتے ہیں، تو ان مذاہب کے جاننے والے جو کچھ کرتے ہیں، ہم اس سے انہیں پرکھتے ہیں، لیکن جب ہم اپنے مذہب کا ذکر کرتے ہیں، تو جو کچھ قرآن میں ہے، اس سے جائزہ لیتے ہیں۔ ہم میں اتنی جراءت ہونی چاہیئے کہ جو کچھ ہم ہیں، اس سے اپنے مذہب کو پرکھیں۔ کرک گارد نے کہا ہے: "ایک غیر مسلم کے لئے مسلمان بننا آسان ہے بمقابلہ ایک مسلمان کے مسلمان بننے سے۔" ادارہ تحقیقات اسلامی کا پہلا اور مقدم ترین فرض یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو مسلمان بننے میں مدد دے۔

دنیا کی تمام نوجوان قومیں اپنی قومی شخصیت کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں بھی اسی مسئلے سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے ماضی سے استفادہ کریں۔ اور اس طرح اپنے حال اور ماضی کو باہم ملائیں۔ اپنے شاندار ماضی پر ہمارا فخر مغربی ثقافت کی یلغار کے خلاف ہماری قومی شخصیت کو مضبوط کرے گا۔ ادارہ تحقیقات اسلامی سائنس اور فلسفہ کی اقلیموں میں مسلمانوں کے کارناموں پر کتابیں شائع کر کے یہ خدمت ادا کر رہا ہے۔

اسلامی دنیا کو کمیونزم اور سرمایہ داری ہر دو کے نظریات کے چیلنج کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اب دنیا دو الگ الگ منطقوں میں بٹی ہوئی نہیں۔ چینی سوویت تصادم نے کمیونسٹ دنیا کی غیر منفک وحدت پارہ پارہ کر دی ہے۔ اور فرانس کے صدر ڈیگال کی ڈیگالزم سرمایہ دار دنیا کی وحدت کو ختم کر رہی ہے۔ عالم

اسلامی کو آج کی چند مرکزوں والی دنیا میں اپنا مقام دریافت کرنا ہے۔ کیا ہم کمیونزم کے معاشی طریقے قبول کرلیں اور اس کے باقی ماندہ نظریاتی بار کو مسترد کردیں؟ کیا ہم مغربی ثقافت کے سائنسی اور عقلی طریقہ فکر کو قبول کرلیں اور اس کے دوسرے پہلوؤں سے اپنا رخ موڑ لیں؟ اسلام کا معاشرتی انصاف کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے؟ یہ بڑے سخت مسائل ہیں اور اسلامی دنیا کو ان مسائل کا جواب لازماً ڈھونڈنا ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی قرآن مجید اور اسلامی تاریخ کے زیر ہدایت ان معاشرتی اور معاشی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

قدیم اور جدید، جان بلب اور نئے پیدا ہونے والے، زوال پذیر اور ترقی خواہ اور لکیر کے فقیر اور دوسروں کی تقلید نہ کرنے والے کے درمیان ہمیشہ سے کشمکش بڑی سخت رہی ہے ادارہ تحقیقات اسلامی اس زبردست کشمکش کے بیچ میں کھڑا روشن خیالی کے علم کو بلند رکھنے میں کوشاں ہے۔

الرسائل القشيرية

تصوّف کے اوّلین مصنّف

امام ابوالقاسم القشیری کے تین نایاب عربی رسالے

(۱) شكاية اهل السنة

(۲) كتاب السماع

(۳) ترتيب السلوك في طريق الله

اصل عربی متن اور سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہو گئے ہیں۔

ضخامت: ۲۰۳ صفحات — قیمت (مجلد) دس روپے

ناظم شعبۂ اشاعت

ادارہ تحقیقات اسلامی، لالکرتی راولپنڈی